Lesson 2: Al-Kahf (Ayaat 9- 18): Day 9

سُوۡرَۃُالکھف کی تفسیر

نَحۡنُ نَقُصُّ عَلَيۡكَ نَبَاَهُمۡ بِالۡحَقِّ‌ؕ اِنَّهُمۡ فِتۡيَةٌ اٰمَنُوۡا بِرَبِّهِمۡ وَزِدۡنٰهُمۡ هُدًىۖ ﴿۱۳﴾

ہم ان کا اصل قصہ تمہیں سناتے ہیں وہ چند نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لے آئے تھے اور ہم نے ان کو ہدایت میں ترقی بخشی تھی ﴿۱۳﴾

اَب قصّہ شروع ہوتا ہے کہ ہم تمہیں اس کی تمام تفصیل سناتے ہیں۔۔ سورۃ یوسف میں بھی یہ بات ایسے ہی شروع ہوئی تھی۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اب اطمینان سے بیٹھ گئے ہیں اور جبرائیلؑ قصہ سناتے ہیں۔ شروع میں سوال پوچھنے والوں کے ضمیر کو جگایا گیا ہے۔ یہ حق اور سط بات ہے۔

کچھ کہانی سنانے والوں کو اللہ تعالیٰ نے کمال صلاحیت دی ہوتی ہے۔ وہ بہترین انداز سے کہانی کو بیان کرتے ہیں۔ انسان اُن کی کہانی سن کر اُسی میں کھو جاتے ہیں۔

فِتۡيَةٌ اٰمَنُوۡا بِرَبِّهِمۡ وَزِدۡنٰهُمۡ هُدًىۖ؛ لفظ نوجوان سن کر ہمارے ذہن میں آتا ہے بگڑے ہوئے خراب نوجوان لوگ، لیکن یہ خاص لوگ جو اپنے رب پر ایمان لے آئے اور اللہ تعالیٰ نے اُن کو ہدایت عطا فرمائی۔ ایمان لانا اور کوشش کرنا شرط ہے۔ پھر ہدایت مل جاتی ہے۔

وَّرَبَطۡنَا عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ اِذۡ قَامُوۡا فَقَالُوۡا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ لَنۡ نَّدۡعُوَا۟ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اِلٰهًا‌ لَّقَدۡ قُلۡنَاۤ اِذًا شَطَطًا ﴿۱۴﴾ ہم نے ان کے دل اُس وقت مضبوط کر دیے جب وہ اٹھے اور انہوں نے اعلان کر دیا کہ

"ہمارا رب تو بس وہی ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے ہم اُسے چھوڑ کر کسی دوسرے معبود کو نہ پکاریں گے اگر ہم ایسا کریں تو بالکل بیجا بات کریں گے" ﴿۱۴﴾

بہت خوبصورت آیت ہے، دیر آپ کے کھڑے ہونے میں ہے اللہ کے تھامنے میں نہیں ہے۔

سب سے پہلا قدم ہے کہ انسان ایمان لائے۔ اللہ سے معرفت ہو جاتی ہے۔ میں پورے یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ اسمائے حسنہ کو سمجھ لیں۔ جس کو اپنے ربّ کے رَبّ ہونے کا یقین آ جائے، الرزّاق، المالک، الوھاب ہونے کا یقین آ جائے۔ کیا وہ اللہ پر توکل نہیں کرے گا؟ کیا وہ اللہ کی بات نہیں مانے گا؟ اور جو نماز کے لئے نہ اُٹھے وہ جنت کی اُمید لگا کر کیسے بیٹھے گا؟

ہمارا ایمان تو سوتے بچے کو نماز سے نہیں اُٹھانے دیتا، یہ ہمارے لئے کیسے صدقۂ جاریہ بنیں گے۔

پانچ وقت کی نماز امتحان کے پانچ پرچے ہیں۔ فجر نیند کا امتحان، ظہر کھانا اور نوکری / کاروبار چھوڑ کر نماز پڑھنا، عصر دُنیاداری چھوڑ کر نماز پڑھنا، مغرب گھریلو کاموں کو چھوڑ کر نماز کے لئے کھڑے ہونا اور عشاء سارے دن کی تھکن میں چُور نماز کے لئے کھڑے ہونے کا امتحان ہیں۔ ان پانچ پرچوں میں وہی پاس ہو گا جو اٰمَنُوۡا بِرَبِّهِمۡ میں مضبوط ہو گا۔ سارا دن انسان کام کرے۔ کہیں بھی مصروف ہو لیکن اُس کا دل مسجد میں اٹکا رہے، دھیان نماز میں لگا رہے کہ میرے ربّ سے ملاقات ہونے والی ہے۔ میرا ربّ مجھے دیکھ رہا ہے۔ جب یہ مضبوط ہو جائے تو پھر وَزِدۡنٰهُمۡ هُدًى ۖ ملتی ہے۔

ہم ہر نماز میں صراطِ مستقیم کی دعا مانگتے ہیں۔ محنت اور کوشش کرینگے تو مل جائے گی۔ انشاءاللہ

آج مسلمانوں کے حالات پر غور کرلیں۔ ہمارے پاس جو آج اسباب مہیا ہیں کیا وہ صحابہ کرامؓ کے پاس تھے؟ سہولیات اور آرام دہ زندگی پر غور کریں۔ ہمارے پاس بہت کچھ ہے الحمدللہ۔ وہ ایمان کے بل پر آگے گئے۔

ہم بھی کوشش کریں اور مضبوط ایمان، اللہ کے سہارے اچھی نیت کریں اور پھر کوشش کریں تو بہت کچھ کرسکتے ہیں۔ اپنے آپ کو ہمیشہ سب سے بڑا ٹارگٹ دیں۔ بلند عزائم کریں۔

اپنا محاسبہ کریں، کیا میری ہدایت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ کیا میری عبادات صرف رسمی ہیں۔ معاملات عام درجے کے ہیں؟ یا میں اپنے آپ کو بہتر بنانے کی کوشش کرتی ہوں؟

جب بھی کوئی کورس شروع ہوتا ہے تو پہلے دن زیادہ لوگ ہوتے ہیں پھر آہستہ آہستہ کم رہ جاتے ہیں۔ جو کوشش کرکے پہنچ جاتے ہیں پھر ہدایت پر رہتے ہیں۔ اللہ کی کتاب سے جڑے رہتے ہیں۔ پھر وہ مسلم سے متقی بننے کی کوشش شروع کر دیتے ہیں۔ جو کام کرنا شروع کردیں اُس میں دل لگ جاتا ہے۔

اللہ کے کلام میں دل لگ جائے تو وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ملنے لگتی ہے۔ ورنہ تو انسان دنیا کے کاموں اور کھانے اور سونے میں ہی زندگی گزار دیتا ہے۔

جب اللہ کی کتاب سے جُڑ جائیں تو آپ کے وقت میں برکت ہو جاتی ہے۔ کام جلدی ختم کر کے ہم اللہ کے دین کے کاموں میں وقت لگانے لگتے ہیں۔ اور پھر وَزِدْنٰهُمْ هُدًى مل جاتی ہے۔ جو چپ کرکے بیٹھ جائے پھر اُس کو ہدایت گھر بیٹھے کوئی کوشش کرے بغیر کیسے مل جائے؟ اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے کے بعد ہدایت میں اضافے کی بات کی ہے۔ مال یا اولاد کی نہیں۔ اگر مال اور اولاد بھی ہدایت کے ساتھ

ملیں گے تو وہ آپ کے لئے صدقۂ جاریہ بنیں گے۔ آپ کے گھر والے، گاڑی، گھر، صلاحتیں، خوبیاں، دوست، ہر چیز ہدایت کے ساتھ ہے تو صدقۂ جاریہ ورنہ وبال بنیں گیں۔

اپنی پچھلی زندگی پر غور کریں جب لوگ نیک کام کریں تو پیچھے آنے والوں کے لئے آسانی ہو جائے گی۔

لوگوں کا حوصلہ بڑھ جاتا ہے۔ بچے اور دوسرے لوگ آپ کو دیکھ کر نیک کام شروع کر دینگے۔

پہلا قدم ایمان، دوسرا ہدایت، تیسرا قدم وَّرَبَطۡنَا عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ ۔

مجھے موسیٰؑ کی امی جان یاد آ رہی ہیں کہ جب موسیٰؑ کو دریا میں ڈال دیا۔ اللہ تعالیٰ دِل مضبوط کر دیتا ہے۔ استقامت عطا فرماتا ہے۔ نیکی کی طرف چلنا مشکل ہے۔ پہلے انسان ایمان لاتا ہے۔ پھر ہدایت مل جاتی ہے اور انسان آگے بڑھتا رہے ہمت نہ ہارے تو اللہ قدم جما دیتا ہے۔

کچھ لوگ بہت بہادر اور حوصلے والے ہوتے ہیں۔ جیسے ابراہیمؑ۔ کیسے بے خطر آگ میں کُود پڑے۔

اِذۡ قَامُوۡا ؛ انسان اللہ کے راستے میں اکیلا کھڑا ہوتا ہے۔ جب اللہ اُس کا خلوص دیکھتا ہے تو اللہ کی مدد آ جاتی ہے۔ اس کی مثال کو یوں سمجھ لیں۔ جب تک زیرو کے ساتھ ایک لگا رہتا ہے تو پہلے دس ہو جاتے ہیں۔ جب آپ دین پر جمے رہتے ہیں تو پھر سو بنتا اور پھر ہزار بن جاتا ہے۔ جب آپ اِذۡ قَامُوۡا پر جمے رہتے ہیں۔ ایمان پر کھڑے رہتے ہیں تو ایک لاکھ اور کئی لاکھ بنتے رہتے ہیں۔

(ہم اللہ کی مدد کو زیرو کیوں کہتے ہیں؟ کیونکہ اللہ کے خزانوں میں وہ ایک زیرو ہی ہے۔ اللہ کے خزانوں میں اُس سے کوئی کمی نہیں ہوتی)۔

مثال: اللہ کے نبی اکیلے کھڑے ہوئے، ابو بکرؓ ساتھ مل گئے، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ اور لاکھوں دوسرے صحابہ کرامؓ ساتھ مل گئے۔ آپ اکیلی کھڑی ہو کر کوئی نیکی کا کام کریں۔ استقامت سے کرتی رہیں۔ آپ کا اَجر بڑھتا رہے گا۔ آپ کے خلوص اور اللہ کی رحمت سے ہدایت میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

آپ کا اور میرا صرف یہی کام ہے کہ ایمان لائیں اور پھر استقامت سے کھڑی رہیں۔ اللہ آپ کے ساتھ ایسے لوگ لے آئینگے کہ آپ نے سوچا بھی نہیں ہو گا۔

"ہمارا رب تو بس وہی ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے ہم اُسے چھوڑ کر کسی دوسرے معبود کو نہ پکاریں گے اگر ہم ایسا کریں تو بالکل بیجا بات کریں گے"

تو کھڑے ہو کر یہ کہنا ہے۔ اپنے ایمان پر مضبوطی سے جم جانا ہے۔ اللہ پر بھروسہ کرنا ہے۔

اصل فورس یہ ہے کہ اللہ پر توکل کرنا ہے۔ جب دوسروں پر اُمید لگائیں گے تو پھر اللہ اُن کی طرف ہی بھیج دے گا۔ باپ ہی بچوں کا خرچ اُٹھاتا ہے۔ بیوی شوہر کو چھوڑ کر دوسرے کے پاس جائے تو وہ کہے گا وہیں جاؤ اَب۔ اللہ کو یہ بات بالکل پسند نہیں کہ ہم دوسروں کے پاس جائیں۔

شَطَطًا: ش ط ط۔ حد سے اوپر چلے جانا۔ دعا کریں کہ ہم اللہ کی حدود کو کبھی نہ توڑیں۔

لا مقصود الا اللہ۔ لا مطلوب الا اللہ۔ لا محبوب الا اللہ۔

سب سے بڑی طاقت اللہ کی محبت ہے۔ ابراہیمؑ نے نمرود کے دربار میں کھڑے ہو کر یہی بات کہی۔

یہی بات ان نوجوانوں اصحابِ کہف نے کہی۔

هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ لَوْ لَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۢ بَيِّنٍ ؕ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ

﴿۱۵﴾ (پھر انہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا) "یہ ہماری قوم تو ربِّ کائنات کو چھوڑ کر دوسرے خدا بنا بیٹھی ہے یہ لوگ ان کے معبود ہونے پر کوئی واضح دلیل کیوں نہیں لاتے؟ آخر اُس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے؟ ﴿۱۵﴾

بندۂ مومن نہ تو خود دوسروں کے آگے جھکتا ہے۔ اور نہ ہی دوسروں کو جھکنے دیتا ہے۔ ایک سچا مومن ایمان لانے کے بعد اطمینان سے نہیں بیٹھ جاتا کہ میں تو نیک ہوں مجھے دوسروں سے کیا۔ بلکہ وہ بے چین ہو جاتا ہے کہ اپنے رب کا پیغام دوسروں تک پہنچاؤں۔ دوسروں کو ہدایت کی طرف لاؤں۔ دوسروں کو رب کی پہچان کرواؤں۔

پہلے اپنی فکر لگتی ہے۔ پھر بچے، شوہر، والدین، بہن بھائی، رشتے دار دوست احباب، ارد گرد کے لوگ۔ پھر اُس کی کوشش ساری زندگی جاری رہتی ہے۔

اصحابِ کہف اپنی قوم کی فکر کر رہے ہیں۔ اپنا محاسبہ کریں! ہم خاندان اور رشتے داروں کے لئے کیا کچھ کرتے ہیں؟ کیا ہم اللہ کی حدود کو توڑ کر خاندان والوں کو راضی کرتے ہیں؟ مشرک بُت کو پوجتا ہے ہم رسموں کو پوجتے ہیں؟ مشرک بتوں کو راضی کرتا ہے ہم اپنے نفس، گھر والوں اور رشتے داروں کو راضی کرتے ہیں؟

اصحابِ کہف کا یہ مکالمہ شاہی دربار میں ہوا۔ جب ان کو دھمکیاں ملیں تو یہ وہ علاقہ ہی چھوڑ کر غار میں چلے گئے۔ جب حق بات کو سمجھ لیا تو پھر گونگے بن کر اُن کے ساتھ نہیں چپکے رہے۔ یہ ہے ایسے لوگوں

سے بیزاری۔ یہ نہیں کہ پسند نہیں ہے لیکن خاندان کو خوش کرنے کے لئے اللہ کی حدود کو توڑنے والوں کے ساتھ ہی لگے رہیں۔

وَإِذِ اعْتَزَلْتُمُوهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ فَأْوُوا إِلَى الْكَهْفِ يَنشُرْ لَكُمْ رَبُّكُم مِّن رَّحْمَتِهِ وَيُهَيِّئْ لَكُم مِّنْ أَمْرِكُم مِّرْفَقًا ﴿﴾ اب جبکہ تم ان سے اور اِن کے معبوداِن غیر اللہ سے بے تعلق ہو چکے ہو تو چلو اب فلاں غار میں چل کر پناہ لو تمہارا رب تم پر اپنی رحمت کا دامن وسیع کرے گا اور تمہارے کام کے لیے سر و سامان مہیا کر دے گا"﴿١٦﴾

اللہ کی مدد کب آئی؟ جب اللہ کے نافرمانوں سے لاتعلق ہو گئے۔

وَإِذِ اعْتَزَلْتُمُوهُمْ : کسی چیز سے کنارہ کش یعنی بری الذمہ ہو جانا۔ حق کو سمجھ لیا تو باطل سے دُور ہو گئے۔

اللهم أرنا الحق حقاً وارزقنا اتباعه وأرنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابه۔۔

اے اللہ! ہمیں حق کو واضح دکھا اور اس کی پیروی کی توفیق بخش اور اے اللہ ہمیں باطل بھی واضح دکھادے اور اس سے بچنے اور اجتناب کرنے کی توفیق دے۔ آمین

آج سے ایک زندگی کا اُصول بنالیں۔ کسی رشتے دار، دوست، اِدارے کو راضی یا خوش کرنے لئے اللہ کو ناراض نہیں کرنا۔ (سب سے مشکل کام یہی ہے۔)

آپ ذاتی عبادات زیادہ کرتے ہیں تو لوگ متاثر ہوتے ہیں اور کوئی اعتراض بھی نہیں کرتے۔ نمازیں پڑھیں، نوافل پڑھیں، قرآن پڑھیں۔ تسبیحات کریں۔ لیکن جیسے ہی آپ شرکیہ کاموں اور رسم و رواج سے دُور ہوتے ہیں تو شائد گھر والے ہی ناراض ہو جائیں۔

یہ اِذ قیمتی ہے۔ جب وہ دُور ہوئے۔ تو پھر اللہ کی رحمت آئی۔ "۔۔ تمہارا رب تم پر اپنی رحمت کا دامن وسیع کرے گا۔۔ "حدیث کا خلاصہ ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ فتنے بہت ہونگے۔ حتیٰ کہ انسان سوچے گا کہ جنگل میں جا کر رہ لوں۔ اور بکریاں چرا کر گزارہ کر لوں۔

اَب یہاں سے تتمہ؛ اندر کا حال کیا تھا؟ ماحول کیسا تھا؟

کچھ لوگ کہتے ہین کہ اللہ کی کتاب سیکھنے کو دل چاہتا ہے لیکن وہاں کی کچھ باتیں یا چیزیں ہم ٹھیک نہیں لگتیں۔ جب وہ ٹھیک ہو گئیں تو پھر ہم بھی دین سیکھنے آ جائینگے۔

سُنیں اللہ تعالیٰ کیا کہتے ہیں کہ میں اپنے دین کے لئے نکلنے والوں کی قدر کیسے کرتا ہوں۔ حدیث کا خلاصہ کے جب کوئی شخص دین کا علم حاصل کرنے کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو فرشتے اُس کے راستوں میں اپنے پر پھیلاتے ہیں۔ سمندروں کی مچھلیاں اُس کے لئے دعائیں کرتی ہیں۔ پرندے اُس کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ آسمان کے فرشتے اُس کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔

تو اللہ کیسے مدد کرتا ہے؛

وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿۱۷﴾

تم انہیں غار میں دیکھتے تو تمہیں یوں نظر آتا کہ سورج جب نکلتا ہے تو ان کے غار کو چھوڑ کر دائیں جانب چڑھ جاتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے تو ان سے بچ کر بائیں جانب اتر جاتا ہے اور وہ ہیں کہ غار کے اندر ایک وسیع جگہ میں پڑے ہیں یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک ہے جس کو اللہ ہدایت دے وہی ہدایت پانے والا ہے اور جسے اللہ بھٹکا دے اس کے لیے تم کوئی ولی مرشد نہیں پا سکتے ﴿۱۷﴾

غار کا رُخ ایسا تھا کہ براہِ راست سورج کی روشنی اندر نہیں جاتی تھی۔ ہمارے ہاں بھی ایسا ہی ہوتا ہے اسی لئے کارخانوں کے منہ اسی طرح تعمیر کیئے جاتے ہیں تا کہ سورج کی روشنی دیر تک مہیا رہے۔

اللہ تعالیٰ نے روشنی اور مناسب درجۂ حرارت کا انتظام کر دیا۔

فَجْوَةٍ: ف ج و۔ یعنی دو چیزوں میں کشادگی۔ کھلی جگہ۔ غار کا دھانہ / منہ / mouth۔ یعنی غار اندر سے میدان کی طرح تھا۔ ایسا تھا کہ باہر سے وہ سوئے ہوئے نظر نہیں آتے تھے۔

وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۖ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ۭ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿۱۸﴾

تم انہیں دیکھ کر یہ سمجھتے کہ وہ جاگ رہے ہیں، حالانکہ وہ سو رہے تھے ہم انہیں دائیں بائیں کروٹ دلواتے رہتے تھے اور ان کا کتا غار کے دہانے پر ہاتھ پھیلائے بیٹھا تھا اگر تم کہیں جھانک کر اُنہیں دیکھتے تو الٹے پاؤں بھاگ کھڑے ہوتے اور تم پر ان کے نظارے سے دہشت بیٹھ جاتی ﴿۱۸﴾

یعنی حفاظت کا انتظام بھی کر دیا۔ کہ وہ سوئے ہوئے ہی نہیں لگ رہے تھے۔ یوں لگتا تھا جاگ رہے ہیں۔ کروٹین بدلنے کا بھی انتظام کر دیا۔ یوں لگتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرشتے ان کے لئے معمور کر دیئے تھے۔ کہ ان کی دیکھ بھال کرو۔

'۔۔اور ان کا کتا غار کے دہانے پر ہاتھ پھیلائے بیٹھا تھا۔'اُن کا کتا بھی ساتھ آ گیا۔یوں لگتا تھا کہ کتا بھی سویا ہوا نہیں لگ رہا تھا۔ مولانی رومیؒ کی حکایت ہے کہ اچھی صحبت کتے کو بھی مل جائے تو وہ اصحابِ کہف کے گروہ میں شامل ہو جاتا ہے۔ قیامت تک کے لئے اُس کا ذِکر قرآن میں آ گیا۔

اللہ تعالیٰ اسی طرح اپنے راستے میں نکلنے والوں کی مدد کرتا ہے۔ اسباب مہیا کر دیا ہے۔ ہماری مدد کے لئے بھی انسان ہی آئیں گے۔ کوئی فرشتے نہیں اُتریں گے۔ اُن کے دِل میں اللہ ڈال دے گا۔ کوئی مشکل یا مسئلہ ہو تو جائے نماز پر کھڑے ہو جائیں۔ اللہ سے مدد مانگیں۔ اللہ کی طرف سے مدد آ جائے گی۔ انشاء اللہ

ہم لوگوں کو فون کرنے لگتے ہیں۔ اللہ سے اُمید رکھیں۔ یہ توحید کے تحفے ہیں۔ ربّ سے مانگیں اللہ آپ کو دے گا۔ آج مسلمان اپنے اور اصحابِ کہف کے ایمان کو یاد کریں۔ ہمارا اللہ اکبر کہنا بھی کیسا ہے؟ آج اسلام کی شہرت کیسی ہے؟

آج جب ہم شعوری طور پر اسلام سے دُور ہیں تو دنیا کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ مسلمان کسمپرسی کے حال میں ہیں۔ جس کے پاس ایمان کی دولت آ گئی، دنیا اُس کے پیچھے آ جاتی ہیں۔

جب دنیا کی دولت دین کے ساتھ آئے تو انسانیت کو فائدہ ہوتا ہے۔

اس سورۃ میں دعائیں کتنی پیاری ہیں۔فانی قریب کتاب میں پندرھویں پارے کی دعاؤں میں یہ مل جائینگی۔

اپنا محاسبہ کریں۔ ہمیں اللہ کا خیال کب آتا ہے؟ دنیا کو صِرف ضرورت کے لئے رکھیں۔ خاندان والوں کی بھی ملیں سب سے اچھے تعلقات رکھیں۔ لیکن دل میں اللہ ہو۔ اللہ کو راضی کرنے والے کام کریں۔ گھر والوں اور رشتے داروں، سب کی خدمت اللہ کی خاطر کرنی ہے۔ بچوں کو پالنا، سسرال کی خدمت، مریض کی عیادت، مہمان نوازی، ہر کام اللہ کی خاطر کریں۔

ہر سِرا، ہر دائرے کا سینٹرل پوائنٹ اللہ تعالیٰ ہونا چاہیئے۔

(محترمہ اُستاذہ جی کہتی ہیں) جب میں نے دین کا کام شروع کیا تو پاکستان میں تھی۔ میرے والد میرے لئے بہترین چیز لاتے۔ وہاں کا ماحول میرے لئے اچھا تو تھا لیکن بہترین نہیں تھا۔ پھر شادی کے بعد میں امریکہ گئی تو شوہر صاحب کا تعلق کمپیوٹرز اور آئی ٹی سے تھا۔ انہوں نے ایسی ایسی چیزوں اور اسباب سے روشناس کروایا کہ میرے لئے دین کا کام کرنے کے بہترین اسباب میسر ہو گئے۔ دن بدن ہوتی 'وَزِدۡنٰهُمۡ هُدًىۖ' چلی گئی۔ اب میرا دل چاہتا ہے کہ اللہ مجھ سے دین کی خدمت کا بہترین کام لے۔

میرے پاس اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں۔ میرے لئے سازگار ماحول ہے۔ یہاں باہر کے ملکوں میں مذہبی آزادی ہے۔ وسائل ہیں۔ اسباب ہیں۔ ہماری سختی بھی زیادہ ہو گی۔ جتنی نعمتیں زیادہ ہیں سوال بھی اُتنے ہونگے۔ صرف اپنی ذات سے اوپر اُٹھ کر کام کریں۔

دنیا کے پیچھے نہ بھاگیں۔ پکڑ ہو گی، نعمتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

کسی نے بہت اچھی بات کی کہ جیسے قیامت کے نزدیک سورج مغرب سے نکلنا ہے اسی طرح اسلام بھی مغرب سے دوبارہ پھیلے گا۔

ہم نے مل کر کام کرنا ہے۔جب ہم ارادے کرینگے تو مسلم سکول بنیں گے۔ مسلم بینک بنیں گے۔ مسلم ماحول بنے گا۔ مسجدیں آباد ہوں گیں۔اسلام پھیلے گا۔شرط صرف یہ ہے کہ ہم اُٹھ کر کھڑے ہو جائیں۔اللہ پر بھروسہ کرکے دین کی خدمت کا کام شروع کریں۔